



از ہمارا الانوار من صبا صلوة الاسرار

۱۳۰۵ھ

صلوة الاسرار کی بار صباست ٹیپوں کے پھول

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

الاحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

ازہار الانوار من صبا صلوۃ الاسرار

(صلوۃ الاسرار کی باد صبا سے غنچوں کے پھول)

(نماز غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

شکرا لک یا من بالتوسل الیہ یفقر
کثر الذنوب ، وحمدک یا من
بالتوسل الیہ یجبر کرا لقلوب ،
اسألك انت فصل و تسلم و تبارک
علی سراج افقک ، و ملجأ خلقک ،
و افضل قائل بحقک ، البعث
بتیسیرک و مرفقک ، مرحمة
للعالمین ، و شفیعاً للمذنبین ،
و اماناً للخائفین ، و یسراً
للبارئین ، و بشری للأتسین ،
محمد النبی الرؤف الرحیم ، الجواد البکریم ،
العلی العلیم ، الغنی الی المحکم الخلیف ، مصحح
الحسنات ، مقیل العثرات ، قاضی الحاجات ،

تیرا شکر ہے اے ایسی ذات جس کی طرف وسیلہ پیش
کرنے سے کثیر گناہ معاف ہوتے ہیں اور تیری حمد ہے
اے وہ ذات کہ جس پر توکل سے شکستہ دلی ختم ہو جاتی ہے
اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت ، سلامتی
اور برکتیں نازل فرمائیں پر جو تیری کائنات کا سپر اسٹار
اور تیری مخلوق کا طبیب اور تیرے حق کے لئے قائم لوگوں سے
افضل اور تیری سہولت اور مہربانی لے کر مبعوث ہونے
والے رحمة للعالمین اور شفیع المذنبین اور ڈرنے والوں
کے لئے امان اور حاجت مندوں کی سہولت اور تانا امید
ہونے والوں کے لئے بشارت رؤف رحیم نبی کریم و آلہ
سختی ، بلند مرتبہ ، بڑے علم والے ، غنی ، تابندہ ، حکمت
والے ، بُرد بار ، نیکیوں کو بنانے والے ، غلطیوں کو
مٹانے والے ، حاجتوں کو پورا کرنے والے ، مرادیں

واهب المراتب ، صلى الله تعالى عليه
 وعلى آله الطاهرين ، واصحابه الطاهرين ،
 وانوار واجه الطيبات امهات المؤمنين ،
 واولياء امته الكاملين الفاسقين ، واعانوا
 ملتہ المراثدين المراثدين ، لاسيما
 على هذا الفرض القريب ، الفوت المجيد ،
 الغيث المجيد ، واهب النعم ، سالب
 النقم ، كاسب العدم ، صاحب القدر ،
 جود الجود وكرم الكرم ، خلافة العرب ومعاد
 العجم ، مناج العطايا ، مناج الرزايا ، القطب
 الرباني ، الفوت الصمداني ، سيدنا مولانا ابی محمد عبد القادر
 الحسيني الحسيني الجيلاني ، رضي الله تعالى عنه و
 امرضاه ، وجعل حوزة نافي الدارين ، آمين آمين
 يا ارحم الراحمين ، واشهد ان لا اله الا الله وحده
 لا شريك له ، واشهد ان محمدا عبده ورسوله بالرحمة
 انزلت ، صلوات الله وسلامه عليه ، وعلى
 كل محبوب ومرضى لديه ، اما بعد
 فقد بآلني الفاضل الكامل ، جميل الشانل ،
 جامع الفضائل ، والفخر الجسيم ، والشرف
 العظيم ، مولانا الشاه محمد ابراهيم القادري
 المدرسي المجدد رابدي ، جعله الله من اولي
 الايادي ، وحفظه من شر الاعداء ، اجازة الصلوة
 الفوتية ، المباركة المرفقية ، المعروف عندنا
 بتسلوة الاسرار ، المجربة مراد القضاء الاوطار ،
 ووقع الاشراق ، تحيين ظن منه بهذا العبد

بردقے والے ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین اور حق کر
 ظاہر کرنے والے صحابہ اور اس کی پاک ازواج پر جو
 مومنین کی مائیں ہیں اور اس کے کامل ، عارف اولیاء است
 ہدایت یافتہ ، رہنما ، اس کی امت کے ایمانوں پر خضر
 ایسی کیا ، منفرد ، غوث بزرگی والے ، برکت شینے والی
 بارش ، انعامات دینے والے ، محروموں کو بنائے والے
 تسلط والے ، سینوں کے سخی ، کریوں کے کریم ، عرب و
 عجم کی چلنے پناہ ، عطیات دینے اور مصیبتوں کو دفع کرنے
 والے ، قطب ربانی ، خدائی مدد ، ہمارے آقا و مولیٰ
 ابو محمد عبد القادر حسینی جیلانی پر فضیلت شہنشاہ غنیم اور جس
 کو وہ راضی کرے اور اس کو دونوں جہانوں میں ہمارے
 لئے محفوظ قرار دے بنائے آمین آمین یا ارحم الراحمین ،
 اور میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور
 گواہ ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
 خاص بندے اور اس کے خاص رسول ہیں جن کو اس
 نے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس پر اللہ کی رحمتیں اور سلام
 ہوا اور ہر اس پر جو اس کا محبوب اور پسندیدہ ہو ۔ اما بعد
 کامل فاضل ، اچھے اخلاق والے ، فضائل کے جامع ، بڑے
 فخر ، علیم شرف والے ، مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری
 مدرسی حیدر آبادی (اللہ تعالیٰ ان کو صاحب قوت بنا کر
 اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائے) نے مجھ سے
 "صلوة توشیہ" مبارک پسندیدہ جو کہ ہمارے ہاں صلوة
 الاسرار کے نام سے معروف ہے کی اجازت طلب کی ،
 یہ صلوة الاسرار تھنا سے حاجت اور دفع شر کے لئے بارہا
 مجرب ہے ، انھوں نے مجھ فقیر ، حقیر ، اپنے نفس پر ظلم

انظلام ، انکثیر الاشام ، الفقیر الازل ، الحقیر
 الارذل ، عبد المصطفیٰ احمد رضا ، المحمدی النبی
 المحنف ، القادی البرکاتی البریلوی ، نطف اللہ بہ ،
 وعقاعن ذنبہ ، واصلاح عملہ ، وحقق املہ ،
 مع انی لست هنالک ، ولا اهل لذلک ، لکنی
 اجبتہ بالانقیاد ، واجزته بالمراد ، سراجہ
 البرکۃ فی ولہ فی الدنیا والاخرۃ ، ان سربنا
 تعالیٰ ہواہل التقویٰ واهل المغفرۃ ، کما
 اجازتی بہا سیدی و مولای ، وسندی
 و ماوای ، شیخی ومرشدی ، وکنزی
 و ذخری لیومی وغدی ، تاج الکاملین ،
 سراج الواصلین ، حضور السید الشاہ
 آل الرسول الاحمدی ، المارہری ، رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضی المومدی ، بحق روایتہ
 لہا واجازتہ بہا عن شیخہ الاجل ، وعمہ
 الاجل ، الامام الاکمل ، والکرم الاشمل ،
 والنصر الاجمل ، فرد عصرہ ، وقطب
 دھرہ ، ذی الفیض العظیم والفضل المبین ،
 حضور ابی الفضل شمس الملة والدین ، السید
 الشاہ آل احمد اچھے میاں المارہری ، رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضوان الابدی ، عن ابیہ العزیز ،
 النبیہ القطرین ، البحر الطمطم ، والخبیر الصمیم ،
 ذی الفناء والبقاء ، والوصول واللقاء ، حضور السید
 الشاہ حمزۃ العینی المارہری علیہ الرضوان
 الدائم من العلل القوی ، یستندہ المسلسل کابرا

کرنے والے ، نہایت گنہگار ، عبد المصطفیٰ احمد رضا ، محمدی
 شعی حنفی قادی برکاتی بریلوی کے ہارسے میں حسن ظن
 رکھتے ہوئے یہ سوال کیا (اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی فرمائے
 اور ان کو معاف فرمائے اور ان کے اعمال کو درست فرمائے)
 حالانکہ میں اس قابل نہیں ہوں اور نہ ہی اس کا اہل ہوں
 لیکن ان کے حکم کی تعمیل کھستہ ہوتے ہیں ان کو اس کی
 اجازت دیتا ہوں یہ امید کرتے ہوئے کہ دنیا و آخرت
 میں ہم دونوں کے لئے باعث برکت ہو (تقویٰ اور مغفرت
 کا مالک صوف اللہ تعالیٰ ہی ہے) (ان کو میری طرف سے
 اجازت ہے جیسا کہ مجھے میرے آقا ، مولیٰ ، جانے احمد ،
 ماویٰ اور میرے شیخ ، مرشد ، سہاما ، خزانہ اور میرے
 آج اور کل کے ذخیرہ دار کمالین کے تاج ، واصلین کے
 چراغ ، حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ
 عنہ نے مجھے اجازت دی جیسا کہ ان کو روایت اور اجازت
 ملی ، ان کے عظیم شیخ اور ائی کے بزرگوار چچا ، کامل امام ،
 وسیع کرم ، خوبصورت چاند ، اپنے زمانہ کے منفرد اور قطب
 حکیم فیض اور واضح فضیلت ، حضرت ابو الفضل ، ملت اور
 دین کے سورج ، سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ، اور ان کو اپنے والد گرامی عارف
 کامل ، مضبوط فہم ، بحر بیکراں ، پختہ ماہر ، صاحب بے
 وفاء ، صاحب وصول و حضور ، حضرت شاہ غزوہ
 عینی مارہروی (ان پر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا) سے
 اسلاف و اسلاف سے ان کی مسلسل ، سند سے ،
 جوان کو بلند دربار ، مضبوط چوکھٹ ، مخلوق کے موجد
 دربار قادریہ (وہاں کے رہنے والوں اور وہاں کے

خدا پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے سے حاصل ہوئی
کیونکہ "صلوة الاسرار" کا ثبوت متعدد طرق سے
منقول ہے برگزیدہ دربار سے جیسا کہ اس کو بہت
سے علماء نے ذکر فرمایا ہے جن میں امام ابو الحسن
نور الدین علی بن جریر لکھی صوفی شطنوفی نے بھجۃ الاسرار
میں، اور امام اجل عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی و
فاضل علی بن سلطان محمد القاری الہروی الملکی
اور شیخ محقق علماء ہند کے شیوخ کے شیخ عبدالحق
بن سیف الدین محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ

عن کابر، عن الحضرة الرفیعة، والسند
المتین، مرجع البریة، الحضرة القادرية، علی
حضارہا وخذامہا رضوان القادر، فان اصلہا
ما ثور بطرق عديدة، عن الحضرة المجیدة،
كما ذكرہ العلماء منهم الامام ابو الحسن
نور الدین علی بن جریر اللکھی صوفی الشطنوفی
فی بھجۃ الاسرار والامام الانجل عبد اللہ بن
الاسعد الیافعی الشافعی، والفاضل علی بن سلطان
محمد القاری الہروی الملکی، والشیخ المحقق شیخ

یاد رہے کہ یہ ابن جہضم نہیں ہیں جن کے اولیاء کرام
کے بارے میں خصوصی نظریات پر دہبی نے اعتراض کیا کیونکہ
عزیز العظم سے بہت پہلے کے ہیں اور یہ امام ذہبی
کے معاصر ہیں جبکہ ان کے اور عزیز العظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں، انہوں نے
قاضی القضاة نصر کی انہوں اپنے والد اور ان کے والد نے
حضرت عبد اللہ بن قاضی انہوں نے اپنے والد حضرت
عزیز العظم کی صحبت پائی جن کو خرد امام ذہبی نے
"طبقات القراء" میں ذکر فرمایا اور امام سیوطی
نے بھی "حسن المحاضرة" میں ذکر کیا، امام ذہبی کا
ابن جہضم کی طرف کتاب بھجۃ الاسرار کو منسوب کرنا عجیب
درست ہو گا جب اس نام کی کوئی کتاب ان کی
ہو نہ یہ نسبت درست نہیں ہے بلکہ ان کو
اشتباہ ہوا ہے ۱۲

(ت)

یجب ان یہ علم نہ لیں یا بن جہضم
الذی تکلم فیہ الذہبی علی وابہ مع
الصوفیۃ الکرام فی المیزان فانہ مقدم
علی سیدنا الغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بزمان و ہذا معاصر الذہبی و بینہ و
بین سیدنا واسطتان محب المولیٰ ابی صالح
قاضی القضاة نصر محب ابی سید
عبد الرزاق محب ابی سیدنا الغوث
الا عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقد وصفہ
الذہبی نفسہ فی طبقات القراء بالامام
الاوحد وكذلك الامام العجلال السیوطی فی
"حسن المحاضرة" أما نسبة الذہبی کتاب
بھجۃ الاسرار الی ذلک فانت کانت لہ
ایضا کتاب اسمہ هذا ذلک والا فاشتباہ
عظیم واجب التنبیہ ۱۲ (م)

شیوخ علماء ہند عبد الحق بن سیف الدین المحدث
الدہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انہ
قال سیدنا و مولانا الغوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ
من توسل بی فی شدة فرجت عنہ ومن استغاث بی
فی حاجة قضیت له ومن صلی بعد المغرب
س رکعتین ثم یصلی ویسلم علی النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یخطو الی جهة
العراق احدی عشرة خطوة ینکری فیہ اسی
قضى اللہ تعالیٰ حاجتہ قلت و فرجت
وقضیت تحتلانی صیفة المجهول لواحد
غائبة ، وصیفة المعلوم للواحد المتکلم
وعلى هذه ترجمة الشاه ابی المعالی رحمہ
اللہ تعالیٰ فی التحفة القادرية ، وایا ما کان
طالعہ اصل واحد ، اولہما تحتل الحقیقة
الباطنة الذاتیة والظاہرة المستفاعة ،

علیم اجمعین سے منقول کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس
کی مصیبت ختم ہوگی ، اور جس نے اپنی حاجت
کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری
ہوگی ، اور جس نے نمازِ مغرب کے بعد دو رکعتیں
پڑھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ
قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی
حاجت کو پورا فرمائے گا ۔ قلت ”فرجت“ اور
”قضیت“ دونوں صیغے ، واحد غیب مرث بھول اور
واحد متکلم معلوم بن سکتے ہیں ، اور شاہ
ابو المعالی نے ”تحفۃ قادریہ“ میں واحد متکلم
معلوم کا ترجمہ فرمایا ہے (یعنی میں اس کی
مشکل کشائی اور حاجت روائی کروں گا) بہر حال جو بھی
صیغہ ہو حاصل ایک ہے کیونکہ پہلا صیغہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ذاتی باطنی حقیقت کا احتمال ہے جبکہ دوسرا

عہدہ وہی القی تثبت بالذات من دون عطاء
ولا الاستناد الی جعل وهذا مختص بصفات
اللہ سبحانہ و تعالیٰ فحسب ۱۲ (م)

عہدہ وہی القی حصلت بالعطاء ولاشوب لہا
الابالجعل وهكذا جميع صفات المخلوق
كالعلم والقدرة والعطاء والعون حق
الموجود ۱۲ (م)

یہ بالذات ثابت ہے عطاء اور جعل کی طرف منسوب
نہیں ، اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات سے مختص ہے
اور بس ۱۲ (ت)

یہ صرف عطاء سے حاصل ہے اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ
کے عطا فرمانے پر ہے جیسا کہ مخلوق کی تمام صفات
ہیں مثلاً انسان کا علم ، قدرت ، عطا ، امداد حتیٰ کہ
مخلوق کا وجود بھی عطائی ہے ۱۲ (ت)

والاخرى تعين للاخير والمرجع ما ذكره
 رضي الله تعالى عنه أخر بقوله قضي الله
 تعالى حاجته ان الى ربك المنتهى ، ثم
 ان لمشاينا قد صلت اسرارهم ورحمنا
 الله تعالى بهم في هذا الصلوة طريقتين
 صفري ، وكبرى ، والمعمول عندنا
 الاسهل الاشمل من حيث السخ لكل احد
 من دون الاختصاص بالقائمين في محبتي
 الشهود الهائمين في فيا في الوجود في الطريقة
 الاثنية الصفري ، صفتها بحيف يكون
 كالشرع للفظ الكريم ويتضمن مختارات
 هذا العبد الاثيم ، ان من عرضت له
 حاجة دينية او دنيوية صلى بعد صلوة
 المغرب بسنتها ركعتين من غير فريضة
 ناولا صلوة الاسرار تقربا الى الله تعالى و
 هدية لروح سيدنا الغوث الاعظم رضي الله
 تعالى عنه ، وان جسد لهما الوضوء فهو
 اضواء ، وقد عهدنا ذلك من النبي صلى الله
 تعالى عليه وسلم في صلوة الحاجة ، والا
 فهو يسبيل من الرغبة فان توفضا فليحسن
 وضوءه هكذا امر النبي صلى الله تعالى
 عليه وسلم ذلك المكفوف بهمة واحب
 الى ان يقدم صدقة فانها اسرع في

صيفة ، ظاهري حاصل كرده حقیقت کا معین احتمال
 ہے لیکن بہتر وہ ہے جس کو خود حضور غوث اعظم نے
 بعد میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت
 پوری کرے گا کیونکہ تیرے رب کی طرف ہر چیز کی انتہی
 ہے ۔ پھر ہمارے مشائخ (رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے
 سبب ہم پر رحم فرمائے) نے اس نماز کے بارے میں
 دو طریقے بتائے ہیں ، ایک مختصر اور دوسرا طویل ہے ،
 اور ہمارے ہاں جو مروج ہے وہ آسان اور جامع
 اور ہر ایک کے مناسب ہے یہ مرتبہ شہود پر
 فائز لوگوں یا مرتبہ وجود میں طابین کے لئے مخصوص
 نہیں ، یہ بہترین طریقہ اختصار والا ہے ۔ اس کا
 طریقہ ایسا ہے جو خود لفظ (صلوة الاسرار) کی شرح
 جیسا ہے اور اس کا جز بندے کا پسندیدہ ہے کہ
 جس شخص کو کوئی حاجت پیش ہو خواہ وہ دینی ہو یا
 دنیوی ، تو وہ مغرب کی نماز کے بعد سنتوں کے ساتھ
 دو رکعت صلوة الاسرار کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی
 قربت اور حضور غوث اعظم کی روح کو ہدیہ کئے پڑھے
 اور اگر اس کے لئے نیا وضو کرے تو یہ فور ہوگا کیونکہ حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو یہ فرمایا تھا کہ
 نیا وضو ضروری نہیں ، مجھے تو یہ پسند ہے کہ صلوة الاسرار
 پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیونکہ یہ عمل کامیابی
 جلدی لاتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں کو ٹوپ بند
 کرتا ہے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات کیلئے

عنه الافضل الاسرار ينص القرآن وهي

صدقہ میں افضل یہ ہے کہ پوشیدہ ہے کیونکہ قرآن کا
 (باقی بر صفحہ آئندہ)

پہلے صدقہ دینے کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، تو اللہ تعالیٰ سے مناجات میں اور زیادہ بہتر ہے باوجودیکہ اس نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی مناجات موجود ہے، اگرچہ اس صدقہ کا وجوب منسوخ ہو چکا ہے جس میں اُمت کی آسانی ہے مگر استحباب کے طور پر جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس نماز میں خاتمہ کے بعد کوئی آسان سُورت پڑھے بہتر ہے کہ سُورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو بہت اچھا ہے، نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بجا لائے اور اس میں بہتر وہ الفاظ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

الانبحاح واسد لا بواب البلاء وقد امر الله تعالى من ينابحي رسوله ان يقدر موا بين يدي نجولهم صدقة، فتجوى الله الحق مع ان هذا الصلوة تشتمل على تجوى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ايضا، والوجوب وان تستغفر حمة من الله تعالى فلا مربية في الاستحباب هذا ويقرأ فيها بعد الفاتحة ما تيسر من القرآن فان قرأ الاخلاص احدى عشرة مرة فهو احسن حق اذا سلم حمد الله تعالى واشتى عليه بما هو اهل له، خلا فضل الصبيغ الواردة عن النبي صلى الله

(بقیہ سابقہ صفحہ ۶۲۸ پر)

یہ حکم ہے، اور یہی بُرے احتمال سے بچاؤ ہے، جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہتر ہے کہ صدقہ میں جو دسے، دو کی تعداد دے، دو پیسے، دو روٹیاں، اگر اور کچھ دے پائے تو کم از کم دو سو چھ سو دسے ۱۲ (م)

اور جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ ایسی حمد و تیری نعمتوں کے برابر جو اور مزید کریم کو کفایت کرے، اور حضور کا ارشاد کہ تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین کا نگران ہے، اور تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین اور ان میں ہر چیز کا مالک ہے، اور تیری حمد کہ تو زمین اور آسمانوں اور ان میں

تقی مصارع السوء كما في الحديث وفضلها أكثر من ان تحصى والاحسن ان يتصدق بزواجين بفضل ذلك ورد حديث وفضلان شروجان وخبران شروجان ومن لم يجسد قودعتان شروجان والودعة خرهم ۱۲ (م) بحسب كقوله اللهم لك الحمد حمد ايوا في نعمك ويكافي مزيد كرمك وقوله اللهم لك الحمد انت قيم السموات والارض ومن فيهن فيهن ولك الحمد انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات

(باقی اگلے صفحہ پر)

بطور حمد و ثنا پڑھے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام سے
 بڑھ کر بہتر حمد اور اچھی ثنا کوئی نہیں کر سکتا، حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ بہترین محامد میں
 ایک یہ ہے، اے اللہ! ہمارے رب! تیرے لئے
 کثیر طیب، مبارک حمد جیسے تجھے پسند ہے اور
 تو راہی ہے، زمینیں اور آسمان اور ہر وہ چیز بھر کر
 جس کو تو چاہے۔ اور ان میں سے ایک اور یہ ہے،
 اے اللہ! تیرے لئے داعی حمد جیسا کہ تیرا دوام ہے
 اور تیری حمد جو باقی رہنے والی ہو تیری بقاء کے
 ساتھ، تیری ایسی حمد جو تیری مشیت کے بغیر ختم نہ ہو
 اور ایسی داعی حمد جس کو بیان کرنے والا صرف رضا کا
 طالب ہو، اور تیرے لئے ایسی حمد جو آنکھ کی ہر پلک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قانہ لا یقدر
 احد ان یحمد الا احد ک الحمد احمد صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن احسنها اللهم
 من بنی لک الحمد الحمد اکثیرا طیب من رخصک
 فیه کما تحب من بنا وترضی ملا السموات
 وملا الارض وملا ما شئت من شیء بعد،
 وصیها اللهم لک الحمد الحمد ادا نسا مع
 د واعلک ولک الحمد الحمد اخالک مع
 خلودک ولک الحمد الحمد الامنتھن لک
 دون مشیتک ولک الحمد الحمد ادا شمس
 لا یرید قائلہ الا رضاک ولک الحمد الحمد ا
 عند عکک طرفہ عین وتنفس کل نفس،

(بقیہ ماثیر صفحہ گزشتہ)

ہر چیز کا نور ہے اور مالک حمد ہے۔ اور آپ کا یہ قول
 اے اللہ! تیری مخلوق کے لئے تیرے امتحان اور تیرے
 حکمت والے عمل پر تیری حمد۔ ہمارے گھر والوں کے لئے
 امتحان اور تیری کار سازی پر حمد۔ اور خاص ہماری
 جانوں میں تیرے امتحان و کار سازی پر حمد۔ ہمیں
 ہدایت دینے پر تیری حمد اور ہمیں عزت دینے اور ہمیں
 مستور کرنے پر تیری حمد، قرآن سے تیری حمد اہل مال نے
 پر، عافیت دینے پر تیری حمد، حتیٰ کہ تو راہی ہو جائے،
 تیرے لئے حمد ہے جب تو راہی ہو، اے تقویٰ اور
 مغفرت والو! اور ان جیسے دیگر الفاظ کثیرہ سے
 حمد پڑھے ۱۲ منہ (ت)

والارض ومن فیہن ومنک الحمد وقولہ
 اللهم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی
 خلقک ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی
 اهل بیوتنا ولک الحمد فی بلائک وصنیعک
 الی انفسنا خاصۃ ولک الحمد بما ھدیتنا
 ولک الحمد بما اکرمتنا ولک الحمد بما
 سترتنا ولک الحمد بالقرآن ولک الحمد
 بالاهل والمال ولک الحمد بالمعافاة و
 لک الحمد حتی ترضی ولک الحمد اذا
 مرضیت یا اهل التقویٰ واهل المغفرۃ الی
 غیر ذلک من صیغ کثیرۃ ۱۲ منہ (م)

اور ہر سانس کے وقت ہو، اور ایک اور یہ ہے: اے
اللہ! تیرے لئے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم
سلطنت کے شایان شایان حمد ہو، اور ایک یہ ہے: اے
اللہ! شکر بجا لانے کے لئے تیری حمد اور تیرا احسان
فضل ہے، اور ایک یہ ہے: اے تیرے لئے وہ حمد
جو تونے فرمائی اور وہ بہتر جو ہم کہتے ہیں۔ ان کے
علاوہ دیگر احادیث میں مروی ہیں سب کو یا بعض
کو پڑھے۔ اور مجھے تو پسند ہے کہ آخر میں یہ حمد پڑھے،
اے اللہ! میں تیری ثناء کو بجا نہیں لاسکتا جس طرح
تو نے خود اپنی ثناء فرمائی ہے کیونکہ یہ حمد بہت جامع
اور وسیع ہے۔ اور اگر کسی مذکورہ نماز میں سے کوئی
حمد یاد نہ ہو تو تین بار الحمد للہ پڑھے یا سورہ
فاتحہ یا آیت الکرسی حمد و ثنا کی نیت سے پڑھے، ان سے
بہتر ثناء نہ پاؤ گے، اور پھر آخر میں ہی پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر درود سلام گیارہ مرتبہ پڑھے کیونکہ درود
شرعیہ کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی
حکم ہے تاکہ دونوں کی فضیلت ہو جائے۔ اور بعض علمائے
دونوں میں سے ایک پر اکتفا کر وہ قرار دیا ہے اس لئے
دونوں کو طاکر پڑھنے سے اس خلاف سے بچے گا۔
پھر مجھ بندہ کو یہاں درود خوشیہ جو آپ سے مروی ہے

وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لَجَلَالٍ وَجَهْلٍ
وَعَظِيمٍ سُلْطَانِكَ وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
شُكْرًا وَلَكَ الْمِنَّةُ فَضْلًا، وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُولُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا
وَرَدَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ فَلْيَجْمَعْهَا أَوْ لِيَكْتَفِ
بِبَعْضِهَا، وَلِيُعْجِبْنِي أَنْ يَخْتِمَهَا بِقَوْلِهِ اللَّهُمَّ
لَا أَحْمَدُكَ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ
فَإِنَّهُ مِنْ أَجْمَعِ حَمْدٍ وَأَوْسَمِ ثَنَاءٍ عَلَيْهِ
سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى وَمَنْ لَوْ يَحْسُنُ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ تِلْكَ أَوْ لِيَقْرَأِ الْفَاتِحَةَ
أَوْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ بِنِيَّةِ الثَّنَاءِ فَلَا يَجِدُ ثَنَاءً
أَفْضَلَ مِنْهَا ثَوَّلِي صَلَّى وَسَلَامٌ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي
عَشْرَةَ مَرَّةً أَذْكَاءَ مِنْ ثَنَاءِ دُعَاءِ إِلَّا بِالصَّلَاةِ
عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بِالسَّلَامِ
أَعْمَارًا لِلْفَضْلَيْنِ وَاحْتِرَازًا عَنِ الْخِلَافِ فَاتَّ
مِنْ الْعُلَمَاءِ مَنْ كَرِهَ الْأَفْرَادَ ثَنَاءَ الْعَبْدِ
يَخْتَارُ هُنَا الصَّلَاةَ الْفَرَشِيَّةَ الْبَرُورِيَّةَ عَنْ
سَيِّدِنَا الْقَوْثِ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،
وَهِيَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ

سیدنا مولانا کا لفظ اس فقیر نے بڑھایا ہے، یہ
لفظ ہمارے مشائخ کا نہیں، یہ اضافہ جائز ہے جیسا کہ
امیر المؤمنین عمر فاروق اور ان کے صاحبزادے عبداللہ
(باقی بر صفحہ آئندہ)

عبد اللہ ان لفظہ سیدنا و مولانا صحت
نہیادات للفقیہ علی ما بلغنا عن مشایخنا
وقد شراد امیر المؤمنین عمر و ابنہ عبد اللہ

پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و
مرئی محمدؐ جو دو کرم کی کان پر رحمت نازل فرما اور آپ کی
آل پر اور سلامتی نازل فرما۔ جس کو یہ بندہ یوں پڑھتا
ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و مرئی محمدؐ جو دو کرم کی کان
پر اور آپ کی برگزیدہ آلؑ اور برگزیدہ امت
پر صلوة و سلام فرما اے برگزیدوں کے برگزیدہ! اس کے
بعد دیر منورہ کی طرف دلی توجہ کر کے گیارہ مرتبہ یوں
پڑھے: یا رسول اللہ! یا نبی اللہ! میری مدد کرو، اور
اسے حاجات پوری کرنے والے، میری حاجت کے
برائے ہر تے میں مدد فرماؤ۔ اور پھر عراق کی طرف قدم
برخواستے اور ہمارے ہاں عراق شمال مغرب میں ہے
یہ میرے آقے حضرت مہدیؑ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
اور یہی مدینہ منورہ اور کربلا معلیٰ کی بہت ہے۔ اور
اس جہد ضعیف نے اپنے علاقہ بریلی سے دربار بغداد
کی جست جوی بریلی کی بنیاد پر متعین کی ہے یوں کہ بغداد
کا عرض تھا کہ اور اس کا طول مدخل اور بریلی کا

معدن الجود والکرم والہ وسلم والعبد
يقولها هكذا اللهم صل على سيدنا ومولانا
محمد واهله، لجود والكرم والہ الكرام
وابنه، لكرمه واهله الكريمة يا اكرم
الاكرمين وبارك وسلم ثم ليتم توجه
بقبلة الى المدينة الطيبة و
ليقل احدى عشرة مرة يا رسول الله
يا نبی اللہ! یا نبی اللہ! یا نبی اللہ! فی قضاء
حاجتی یا قاضی الحاجات، ثم یخطو
الى جهة العراق وھو من
بلاد نابین الشمال والمغرب افادة
سیدی حمزة مرقی اللہ تعالیٰ عنہ
وکی ایضا جهة المدينة المنورة وکربلاء و
العبد الضعیف قد استخرج جهة حضرت بغداد
من بلد تابرانی بالنبوة مرة الیہ انیة علی ان
عرضها لک وعلیہ مدخل وھو عرض بریلی

(بقیہ ماحیہ صفحہ ۶۴۳)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تعبیر کے الفاظ میں زائد اضافہ
شامل کئے، اور ہمارے علماء نے بھی درود شریف میں
”سیدنا“ کا لفظ بڑھایا جیسا کہ دو محل میں ہے تو اس کے
غیر میں بھی جائز ہوگا، نیز دلائل الخیرتہ میں ترکی کا
قصہ معلوم ہے جبکہ ولایت بھی سیادت کے معنی میں ہے
تینتیس درجے اور یکہ ثلث ۱۲ درجے،
چوالیس درجے اور ۲۸ حقیقہ ۱۲ درجے،

رضی اللہ تعالیٰ عنہما علی تعبیر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجام العلماء
نریة السیادة فی الصلوة کما فی در المنہج
فکیف فی غیرہا وقصة التری فی قراءۃ دلائل
الخیرات معلومة والولاية مثل السیادة ۲۸
علیہ ثلاث وثلاثون درجۃ وثلث ۱۲ درجۃ
علیہ اربع واربعون درجۃ وثانی وعشرون حقیقۃ ۱۲

عرض ہو اور اس کا طول عظمیٰ ہے اس سے شمالی
انحراف یعنی نقطہ مغرب سے نقطہ شمال کی طرف صحیح
حاصل ہوا، اب خط زوال نکال کر اس پر قائم کی صورت
میں عمود مغرب کی طرف کھینچی جائے اور خط زوال اور عمود
پر قوس اس طرح بنایا جائے کہ اس انحراف کو مرکز قرار دیا جائے
اور قوس کے پانچ جز بنائے جائیں اور اس انحراف اور



مغرب کی طرف سے پہلے قوس کو خط
کے ذریعے طے کیا جائے تو یہ خط دربار
بقدر ان جہت ہوگی لیکن مزید مزید
نقطہ مغرب سے شمال کی جانب چار درجے

سے جیسا کہ میں نے جو میٹری کے متعدد طریقوں سے معلوم
کی ہے وہ درجہ کی طرف گیارہ قدم کا حرکت کے مطابق
درمیانہ قدم چلے گی تاکہ کلام سے یہی سمجھا جاوے کہ اسے اور
بعض حواس کی طرح ذکر کرے کہ وہ قدم چلنے کی بجائے
ہر تہہ صرف چھ یا چار انگشت آگے بڑھتے ہیں حالانکہ
یہ قدم کافی صاف نہیں نکلتا، جبکہ جس گیارہ قدم کے بارے
میں حکم ہے اس نے بغیر ضرورت اور بلوغت اس حکم سے
عدول نہیں کرنا چاہیے، اور یہ عدول غلط ہے۔ بلکہ اگر

خط کا و طولہا عظمیٰ الرقبۃ الانحراف الشمالی
اعنی من نقطة المغرب الى نقطة الشمال
صحیح نیست خرج خط الزوال و یقیم علیہ
عمود الی المغرب و یدیر علیہما قوسا
بجعل من اس النقطة مرکزاً فی جزیئہما
اختیاراً و یعمل خطابین لراس و الخمس



الاول مایل الی المغرب فهذا
الخط هو سمت حفرة
بقدر اوا ما السدینة
لکریمة فاربع درج اعنی

مگر من نقطة المغرب الى الشمال علی
ما استخرجت بعدة طرق رہا یہ ایک حدی
عشرۃ خطوط معتدلة معتدلة فانه
المتبادر من الکلام لا ما یفعله بعض العوام
من انہم لا یرفعون قدم ما ولا یخطون
خطوط وانما یتقدمون کل مرة نحو شمس
اصابع اواربع فلس هذا من الخطیة فی شئ
وانما امرنا بالخط فالعدل عنہا بدون ضرورة

علہ ثمان وعشرون درجۃ واحدی وعشرون دقيقة
علہ تسع وسبعون درجۃ وسبع وعشرون
دقیقة من قرنیص مرصد لندن ۱۲ (م)
علہ ثانی عشرۃ درجۃ وثلاث الدقائق ۱۲ (م)
علہ اقصیٰ علی التخمین لعدم الحاجة الی
تدقیق الدقائق مع ما فیہ من الدقة ۱۲ (م)

۲۸ درجے اور ۲۱ دقیقہ ۱۲ (ت)
۴۹ درجے اور ۲۴ دقیقہ، لندن کی قرنیص مرصد گاہ
سے ۱۲ (ت)
۱۸ درجے اور ۱۸ دقیقہ ۱۲ (ت)
پانچ حصوں کو بیان کیا ہے کیونکہ دقیقہ بنانے میں وقت
سے ۱۲ (ت)

ہندو مت کے جگہ تنگ ہو اور پورا قدم چلنے کی گنجی نشی نہ ہو
اور کھلی جگہ نہ ملے تو پھر سب گنجی نشی قدم کا خاصہ بن جائے
اور اس سے بڑھ کر قابل اعتراض وہ صورت سے جو میں
نے بعض جہاں کو کرتے دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑھتے تھے
دو سری رکعت کی قرأت کے آخر میں نماز میں ہی عرق
کی طرف منہ پھیر کر چلتے ہیں اور گیارہ قدموں کے بعد پھر
واپس پہلی جگہ پر لوٹ کر قبلہ ہو جاتے ہیں اور پھر نماز
کو مکمل کرتے ہیں ان غریبوں کو یہ معلوم نہیں کہ یہ طریقہ
عربیہ کے خلاف بھی ہے اور اس سے نماز بھی فاسد
ہو جاتی ہے۔ حالانکہ عبادت کو شروع کر کے توڑنا حرام
ہے۔ چونکہ نفل پر اور نفل شروع کرنے سے لازم ہو جاتا
ہے کہ سترہ یا پندرہ رکعتوں کی قضاء لازم ہے، جبکہ
اسے مسئلہ معلوم ہی نہیں تو قضا کیا کرے گا لہذا اس کو
دوہرا لگنا ہے۔ ایسے ہی شخص کے ہاتھ میں حدیث شریف

اس نماز کو فرشتہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کردہ طریقہ
میں جیسا کہ میں نے سنا ۱۲ (ت)

کیونکہ چلنا کثیر قل ہے ۱۲ (ت)

ایک باری عبادت کو توڑنا وقتی گناہ اور دوسرا گناہ قضا
کا ترک جو سوت کے وقت ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ ۱۲ (ت)
اس کی تحریک امام ابو نعیم نے والٹر بن الاسبق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اپنی کتاب علیہ میں کی ہے۔ اور ایسا ہی
ایک قول حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ہے
کہ وہ چنیزوں نے میری مکر توڑ دی ہے ایک جاہل عامل
نے اور دوسرے حشد عالم نے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے
معافی اور عافیت کے خواستگار ہیں ۱۵ (ت)

حين الحظ نعم ان كان في مضيق لا يجبر
من غل الخطوات المعهودة ولا الخروج
الى مندوحة فليأت بما استطاع واشهد
شاعة من هذا ما سألت به بعضهم من انه
يصلى ركعتين حتى اذا كان في آخر قراءة الاخرى
انصرف الى العراق فتخطى ثم عاد الى مكانه
فتوجه نحو القبلة واتم الصلاة ولا يدري
المسكين ان هذا هو مخالفة للوارد
مفسد للصلاة وابل العمل حرام
ثم النفل يجب بالشروع فيلزمه القضا
وهو لا يسويده ولا يدرى به
فيا شوم مرتين والشن
هدا ورد في الحد يث
المتحيد بغير فقد كالحمار

عنه في حقة هذا الصلاة عن سيدنا الفومث
الا اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا سمعت ۲ (م)
عنه لان المشي عمل كثير ۱۳ (م)
عنه انما لا بطلان حاضرا الوقت وانما تسرك
القضا يظهر عند الموت والبقاء به تتم تعالیٰ ۱۴ (م)
عنه اخرجه ابو نعیم فی الحیة عن واثلة بن
الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، و مشله قول
علی کرم اللہ وجہہ فہم ظہری اثبات
جاہل متنتك وعالم متنتك نسأل اللہ
العفو والعافية ۱۵ (م)

فی بطن صُورۃ "واکبر اثار منہ شیخہ
الذی علمہ هذا ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم ہذا ولیکن عند
التخلی علی ہیبة الہیۃ والخضوع والادب
والخشوع، وانا احب ان یتخیل کانه حاضر
فی بغداد و مسرقۃ رافضی اللہ تعالیٰ
عنہ بین عینہ و هو راقد فیہ
مستقبل القبلة الکریمۃ والعبد یتعمد
کرمہ فی ریدانہ یتقدم الیہ
اذ یعتبرہ الحیاء من قبل المعاصی
فیقف حیدرات کانه یتأذن
و یتستلم الید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بسمۃ حبسودہ و
و یشیری مقبالتہ انت لم
یکن مسریدک جمیلا
فانا جمیلا، فینا هو

میں آیا ہے کہ بغیر طاعت کرنے والا اس گدے کی طرح ہے
جو آنے کی چکی میں جتا جو۔ ایسا عمل کرنے والے سے بڑھ کر
اس کا وہ شیخ مجرم ہے جس نے اسے یہ طریقہ بتایا ہے،
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور قدم چلنے وقت
خشوع، خضوع اور ادب و ہیبت کی کیفیت ہونی چاہئے،
اور مجھے یوں پسند ہے کہ اس وقت یوں خیال کرے کہ
وہ بغداد شریف میں آپ کی مرقد شریف کے سامنے لیٹ
ہے اور اسے دیکھ رہا ہے اور یہ خیال کرے کہ حضور
نور علیہ السلام قبر انور میں قبلہ دوسرے ہوئے ہیں اور
قدم چلنے والا بندہ آپ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے آگے
بڑھنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے مگر اپنے گناہوں کے
پیش نظر آگے جانے میں حیا کرتے ہوئے حیران کھڑا
ہو رہا ہے اور گریا آپ سے بڑھنے کی بہارت طلب
کرتا ہے اور آپ سے شفاعت طلب کر رہا ہے کیونکہ
آپ کا مجدد سما کیسے ہے اور آپ کی یہ بات بشارت
ہے کہ اگر میرا مرد خوب نہیں میں تو خوب تر ہوں، قائم

عہ الخیر الامام الشہوفی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ
فی بہجتہ الاسرار عن الشیخ القدوة ابن النحوی
عن القرشی قال قال سیدی الشیخ محی الدین
عبد القادر الجیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ اعطیت

امام شہوفی نے بہجتہ الاسرار میں شیخ امام ابو الحسن علی
قرشی سے تخریج فرمائی ہے کہ میرے آقا حضرت شیخ
محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے منسرایا کہ
بدرہ تک و راز ایک دفتر مجھے عطا کیا گیا جس میں ایسے
(باقی بر صفحہ آئندہ)

كذلك وهو رضى الله تعالى عنه ينظر اليه و
يعلم فقره وحي لا اذ يجرى الكرم العبد
فيشفه للعبد الاثيم فكله رضى الله تعالى
عنه يقول اذنت لهذا الفقير المضطرب ان
يسهلوا لي ذلك الخطوات، ويد كرفيها
اسمى ولا ينشئ المعاصي عندي فاف
انا ضمينة وكفيل مهماته في الدنيا
والآخرة فيشط العبد ويتقدم على
اقدام الوجود قاتلا على كل خطوة
يا غوث الثقلين ويا كريم الظرفين
فانه رضى الله تعالى عنه حسنى الالب
حسينى الاله اغثنى واحدد فف
قضاء حاجتى يا قاضى الحاجات

بڑھانے والے کی اس کیفیت کو آپ دیکھ رہے ہیں
اور اس کے فقر و حیا کو جان کر آپ وسیع کرم فرمائیں گے
اور اس بندے گنہگار کی شفا عت فرمائیں گے، اور
گویا یہ فرمائیں گے کہ میں اس فقیر تنگ دست کو اپنی طرف
قدم بڑھانے کی اجازت دیتا ہوں، یہ پتلے ہوسے میرا
نام ذکر کرے اور میرے پاس آکر اپنے گنہگاروں کا فکر
نہ کرے کیونکہ میں دنیا و آخرت میں اس کی مشکلات کا
کفیل اور ضامن ہوں، تو بندہ یہ سن کر خوشی کا اظہار
کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور ہر قدم پر وہ جہاں
کیفیت میں یا غوث الثقلین، یا کریم الطرفین پہنچتا
ہے (کریم الطرفین اس لئے کہ آپ والدہ کی طرف سے
حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینى ہیں) اور کہتا ہے
میری راستہ رری میں میری مدد کرو اسے حاجات کو

(بقیہ ماثیہ صفحہ ۶۴۷)

سجلا هذا بصرف اسماء الصالحين و مریدى كالى
يوم القيمة وقيل لى قد وهب لك سألست
عالمك خاضع لك مرهبل عندك صوب
اصحبى احد افعال لا و عزة مراب و
جلاله ان يدى عل مریدى كالى اسماء على الارض
ان لوكن مریدى جید امانا جید و عزة دبی و
جلاله لا برحت قدما من بین يدى دبی حق
ينطق بى و بكم الى الجنة الحمد لله رب العالمين
الكرم عليم والوجاء عظیم ۱۲۴۴ھ (م)

ساتھیوں اور مریدین کے نام ہیں جو قیامت تک میرے
سلسلے میں داخل ہوں گے مجھے کہا گیا یہ آپ کی ملکیت ہے،
اور میں نے جہنم کے عازن فرشتے سے پوچھا کیا تیرے
پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو اس نے
نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مجھے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم کہ تمام مریدین
پر میرا ہاتھ ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان سایہ فگن ہے۔
اور فرمایا اگر میرا مرید خوب نہیں تو میں خوب تر ہوں، اور
سب ذوالجلال کی عزت کی قسم میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے
دربار سے حرکت نہ کروں گا جب تک مجھے اور تم سب کو جنت کا پیغام نہ مل جائے گا، الحمد للہ رب العالمین الکریم ۱۲۴۴ھ

ثم يمدح الله سبحانه وتعالى متوسلا اليه
بجاء سيدنا صلى الله تعالى عليه
وسلم ثم يمدح ابنه هذا السيد الكريم غوثنا
الا عظم رضي الله تعالى عنه ، وليا اعداب
المدعاء المذكورة في كلمات العلماء كالصالحين
الاصفيين وغيره ومن احسن من فضله با وجمع
شئنا تم مقدر امر المحققين امام المذققين
بعد لم لبرياني سیدی ووالدی قدس
سره الزکی فی کتابہ الشریف احسن النعمه
لا داب الدی و قد لخصها تعیضا حنا

پورا کرنے والے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ
السلام اور ان کے صاحبزادے (غوث اعظم) کے
وسیعتے دعا کرے ، مذکورہ دعائیں انی آداب کا
خیال رکھتے ہوئے دعا کرنا ہے ذکر فرمائے جیسا کہ حسن حسین
وغیرہ کتب میں مذکور ہے ۔ مختلف دعاؤں کو جمع کرنے
اور تصیلت بیان کرنے والوں میں میرے والد گرامی
سفر پشی کتاب احسن الوعار لا داب الدی میں
بہترین دعاؤں کو ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کا خلاصہ
محققین کے امام ، یقین کے پیشوا ، عالم ربانی ، میرے
آقا والد گرامی قدس سرہ نے اپنی بہترین کتاب

عن هو البه هو الزاخر القید بالہو البہو البہو البہو
امراہر ، حامی السنن ، حامی النعمان
العامل الفاضل کامل ، العاجل الزکر ، العاجل
المطہر مولانا مولوی محمد تقی علی خاں
المجدی السخی الحنفی القادری البوکری الیربوی
اجل خف ، حضرة شیخنا و مرشدنا بحر
الرحمة مولانا نعمة حضرة السيد المشاء آل
الرسول الاحمدی ماری قدس الله تعالی
سرہما و افاض علینا برہما و ولد رحمہ
الله تعالی متہم رجب تکلیف و نشانی حجبہ
اعلم و العرفان تفقہ علی ایہ الفاضل اجل
العارف الاكمل مولانا مولوی محمد رضا
علی خاں قدس سرہ و صنف تعہا تیہ

یگر اس سندر ، روشن چاند ، بچنے والا سترہ ، سنت کی حمایت
وان اور فتویٰ دہا نے والا ، عام باطل ، کامل فاضل
الحاج اور عینہ منورہ کی زیارت والا ، فخر کا جامع ،
مولانا مولوی محمد تقی علی خاں محمدی ، حنفی ، قادری ،
برکاتی ، بریلوی ، خلیفہ اجل حضرت ہمارے شیخ ، مرشد ،
رحمت کے دیا ، نعمت کے مالک ، حضرت شاہ آل بریل
احمدی ماری بروی (قدس اللہ سرہما) اللہ تعالیٰ ان کی
بھلائی کا ہم پر فیضان فرمائے ، آپ کی پیدائش ابتدائے
رجب ۱۲۴۶ھ میں ہوئی ، انھوں نے علمی اور عرفانی
ماحول میں پرورش پائی اور اپنے والد فاضل اجل عارف
اکمل مولانا مولوی محمد رضا علی خاں قدس سرہ سے علم
حاصل کیا ، اور ۲۵ھ کے قریب تصنیفات جلیلہ تصنیف
فرمائی ، امدادی کتب میں سے یہ کتاب جو اسر البیان
(باقی بر صلو آئندہ)

فی باب الحج من کتابہ المستطاب جواهر
البیان فی اسرار الارکان ویبداً بیا اسرار
الراحمین ثلث فان من قاله ناداه ملث
موکل به ان اسرار الراحمین قد اقبل
علیک ویتأید یر السموت والارض من
یاد الجلال والا کرام فانه اسم الله الاعظم
على قول وکن تسبیح سیدنا ذی النون
على نبین، تکریم وعلیه الصلوة والتسليم
ولیک ختمه بامین ثلثا فانه خاتمة الدعاء
ومخاصة الله تعالى به هذوالامنة
المرحومة وبالصلوة والسلام على خاتمة
النبیین والمحمد لله رب العالمین لیکون
المبداء وختم کلامها بالصلوة على وهب
الصلوة على الله تعالى علیه وسلم، فان
الدعاء طائر واصلوة جناحه فبدلک یتم
الجمادات ولان الصلوة علیه علیه الصلوة و

جو اسرار البیان فی اسرار الارکان کے باب الحج میں بیان
فرمایا اور دعا کی ابتداء میں "یا ارحم الراحمین" تین
مرتبہ کہے کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو اس کو فرشتے
جواب میں کہتے ہیں کہ بیشک ارحم الراحمین تیری طرف
متوجہ ہے اور "یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال
والاکرام" بھی ابتداء میں پڑھے کیونکہ ایک قول کے
مطابق "یا سم اعظم ہے، ایسے ہی حضرت سیدنا
ذی النون علیہ السلام کی تسبیحات باری تعالیٰ کو، ابتداء
میں پڑھے اور دعا کے آخر میں تین مرتبہ آمین کہے کیونکہ
یہ دعا کی ختم ہے اور یہ خاص اس اُمت مرحومہ کو علیہ
ہے، اور دعا کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
درود و سلام، اور الحمد لله رب العالمین پڑھے تاکہ
دعا ختم ہو اور اس کا خاتمہ نمازیں عطا کرنے والے
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود شریف پر جو جائز
ہے اس لئے کہ دعا ایک پرنوس ہے اور درود شریف اس کا
پرنوس ہے اور اس لئے بھی کہ درود شریف مقبول ہے،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بے مثل ہے، اور ایک سرور المسبح نشرح کی
تفسیر فرماتی ہے اور ایک سرور القلوب فی
ذکر المحبوب، اور ایک اصول الرشید و
لغوی مبانی الفساد، اور اذاعة، ان شام مانعی عمل
المولد والقیام وغیر ذلک ہیں۔ اور آپ کی دعا
آخر ذیقعد ۱۲۹۷ھ میں چوٹی، رحمۃ اللہ علیہ
رحمۃ واسعه (ت)

جليلة تاقت خمسة وعشرين من اجلها هذا
الكتاب جواهر البيان الذي لم ير مثله في باب
والتفسير لكيفية لسورة لافشاح وتسود
القلوب في ذكر المحبوب و اصول الرشاد للقم
مباني الفساد و اذاعة الاشهر لما نفي عمل
المولد والقيام وغير ذلك توفي سلمه ذی القعد
سنة ۱۲۹۷ھ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة (م)

السلام مقبولة لا شك فاد الاستحياء الطرفان
فان الله تعالى اكرم من ان يدخ ما بينهما
وليكن الدعاء وتوافات الله وترى حب الوتر
ويصل بعد كل مرة على النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم فانه له يرثي اجيب للاستجابة
من الصلوة والسلام على هذا السبيل الكريم
عليه وعلى آله افضل الصلوة والتسليم
وليجهت انت تخرج دعة فانه علم
الاجابة فانت له ربك فليتبك فمن تشبه
بقوم فهو منهم ثم المحتار عند عب انت
يبقى حيث الدعاء ايضا كما هو مستقبل
الجهة العراقية فابها كما اسمعك جهة
الشعواء الكرام ولا عليه ر ينحرف
الى القبلة وقد سأل ابو جعفر المنصور
ثلاث الخلفاء العباسية

عنه قال الفقير احمد رضا غفر الله تعالى
له ابتأت سواك الحنفية عبد الرحمن
بن عبد الله السراج المكي عن صفق الحنفية
جمال بن عمر المكي عن المولى عابد السندی
المدنی عن الشيخ صالح الفلانی عن محمد
بن سة عن الشریف محمد بن عبد الله عن
محمد بن اركماش عن ابي فخر بن حجر العسقلانی
عن ابي اسحق القوجی عن ابي المواهب مریم

ترجیب دعاء کے ابتداء وانتهاء میں درود ہو گا تو اللہ
تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ وہ درمیان میں دعا کو قبول
نہ فرمائے، اور دعا میں ترک کا لحاظ ہونا چاہئے کیونکہ
اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے اور ہر بار
درود شریف پڑھے کیونکہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی
چیز مقبولیت کو حاصل کرنے والی نہیں ہے صلی اللہ تعالیٰ
علی النبی اکرم وآلہ افضل الصلوة والتسليم ۱۰ اور
کوشش کرے کہ دعا میں آئینوں کیونکہ یہی قبولیت
کی علامت ہے، اگر روانہ آئے تو رونے والی صورت
بنائے کیونکہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ بھی
انہی میں شمار ہوتا ہے پھر مجھے یہ پسند ہے کہ دعا کے
وقت بھی عراق کی طرف متوجہ رہے کیونکہ یہ جنت شفا
دوں ہے سب سے پہلے بیان کر چکے ہیں، لہذا اس
دعا میں قبلہ کی طرف متوجہ نہ رہنے میں کوئی مضائقہ
نہیں ہے۔ ابو جعفر منصور خلیفہ ثانی خاندان عباسی نے

فقیر احمد رضا غفرلہ کتاب ہے کہ مجھے خبر دی حنفیوں کے چراغ
عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج مکی نے، انہوں نے حنفیوں
کے تفتی جمال بن عمر مکی سے روایت کی، انہوں نے
آقا عابد سندی مدنی سے، انہوں نے شیخ صالح فلانی
سے، انہوں نے محمد بن سہ سے، انہوں نے شریف
بن عبد اللہ سے، انہوں نے محمد بن اركماش سے، انہوں
نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے ابو اسحق
قوجی سے، انہوں نے ابو المواهب مریم بن ابی عامر
انقیہ برصفر آئینہ۔

غیر مستعجل من سر بہ یقول دعوت فلم
 یعبی قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ مانع
 یدع باثم اذ قطعہ رحم ہذہ صفتہا و
 اللفظ لکریہ مکتوب فیہا بالحمرة ، و ما
 علیہ خط احمر فهو الدی بلعنا حن
 مشایع قد است اسراس ہم ، و ما دون
 ذلک فهو من ہذا العبد الاثم غفر
 اللہ تعالیٰ لہ ولیعلمن العارف
 انت ما ذکرته لا یزکف الی خلاف
 لسنۃ من الکلمات العلییۃ ، و لا
 فیہ علیہا زیادۃ اجنبیۃ ، و انما
 ہو تصویب معلوم ، او توضیح
 منوی ، او تبیین مجمل ، او تفسیر
 افضل ، معتمد اف ذلک علی احادیث
 کثیرۃ ، اشترت الیہا فی جمل
 یسیرۃ ، یعرفہا الساہر کالشمس
 فی ف ، و یمرا لفا قل کانت
 لریک شئ ، فعبادت بہ محمد
 اللہ عروسا ملیحۃ ، مکشوفۃ
 النقاب عن عواس ضہا الصبیحۃ ،
 بجلیتہا حلیمتہا ، ثم اجتلیتہا ،
 فالحمد للہ اولاً و اخیراً ، و باطناً
 و ظاہراً ، و العا ہول من لطف مولنا
 انشاء محمد ابراہیم ، و غیرہ من
 اخوان القادریۃ سلمہم المولی الکریم ،

طرف متوجہ ہو کر ان کو شفیع بنا اللہ تعالیٰ تیرے لئے ان کی
 شفاعت قبول فرمائے گا ، جو شخص دل یقین سے یہ دعا
 کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا
 بشریکہ عجلت سے کام لیتے ہوئے مایوسی کا اظہار نہ کرے
 کہ میں نہ دعا کی اور قبولی نہ ہوئی یہ دعا قبول ہوگی جبکہ
 اس میں کسی غناء یا قطع رحمی کا سوال نہ ہو۔ صلوة کا سرہ
 کا یہ طریقہ ہے (آپ کی طرف کبھی کبھی تحریریں) اصل منقوہ
 الفاظ سرخ سیاہی سے لکھے گئے ہیں اور جن الفاظ پر
 سرخ خط ہے وہ الفاظ ہمیں اپنے مشائخ کرام سے
 پہنچے ہیں ان کے علاوہ باقی الفاظ محمد گشتکار بندے کے
 زاد کردہ ہیں اور عارف شخص ضرور جانے کہ میرے ذکر کر کے
 الفاظ اصل کلمات کے ذرہ بھر مٹا نہیں ہیں اور نہ ہی
 یہ کوئی اجنبی یا ذاتی ہے بلکہ یہ غنی کی تصریح احسنیت میں
 مراد کی وضاحت ہے یا پھر مجمل کا بیان یا افضل کی
 تفسیر ہے اور یہ سب کچھ کثیر احادیث سے اخذ کردہ ہے
 جن کی طرف میں نے مختصر جملوں میں اشارہ کیا ہے جن کو
 ماہر خوب جانتا ہے جس طرح دوپا اور سایہ کی معرفت
 رکھتا ہے اور غافل شخص کوئی توجہ کئے بغیر گزر جائے گا ،
 الحمد للہ ، صلوة الاسرار کا طریقہ ، دلکش و لمن جس کے
 خوبصورت رخسار سے نقاب اٹھایا گیا ہو ، کی طرح
 واضح طور پر حاصل ہو گیا ، میں نے اس دامن کو زیورات
 سے آراستہ کر کے مزید جلا دی ہے ، الحمد للہ اولاد آفر
 باطناً و ظاہراً مجھے مولانا شاہ محمد ابراہیم (سائل) کی
 مہربانی سے توقع اور امید ہے کہ وہ اور دوسرے بہتر
 قادری بھائی (اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے) اس

ان لا يتسوا هذا الفقير في صالح دعائهم ،
 غبت هذا الصلوة وفي سائر انائهم ، و
 يسبحوا له بسؤال المغفرة ، وكمال
 لعاقبة في الدنيا والاخرة ، والعبيد
 يدعونه ولهم ، و لدعاء يقضي عن ذنوب
 واعظم ، لا سيما دعوة المسد لاخيه بظهور
 الغيب ، ظهور الله جميعا من كل عيب ،
 ووقنا شروا الجهل والريب ، وحشرنا
 طرا في الامة المحمدية ، والجماعة
 المباركة الثبينة الثبينة ، والزمرة
 فكبرية القادسية القادرية ،
 ايه على ما يشاء قدس ، فنعم السموي
 ونعم النصير .

لطيفة نظيفة : بامر الله
 تعالیٰ عنده ان يحطوا احدی عشرة خطوة ،
 عطوات لهذا العدد مرة اختصا من
 بالجمرة القادرية من منحه رضى الله
 تعالیٰ عنه . وليس ان القادرين هم احاروه لكون
 العرس الشريف في الحادی حشرو لکن لو اکن اعلم
 سرا في قلبي حتى صليت في شاطئ ابياد

صلوة الاسرار کو پڑھنے کے بعد کسی مرتبہ پر بھی اس فقیر کو
 اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں گے ، اور اس کے لئے مہربانی
 فرماتے ہوئے مغفرت اور دنیا و آخرت میں عافیت
 کی دعا کریں گے ، اور یہ بندہ بھی ان کے لئے دعا گو
 رہے گا . حقیقت یہ ہے کہ ہستیاریوں اور قلعوں سے
 دعا مستغنی کر دیتی ہے خصوصاً وہ دعا جو پس پشت
 مسلمان بھائی کے لئے کی جائے . میری دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے عیب سے پاک فرمائے
 اور رحمت کے شروشک سے محفوظ فرمائے اور ہم سب
 کو اُمت محمدیہ میں اٹھائے اور اہل سنت و جماعت
 کی مبارک اور قیمتی جماعت اور سلسلہ کبریہ قادریہ شامل
 رکھے ، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے پس
 و در چاہدہ . درین قاصد ہے .

پاکیزہ لطیفہ : حضور غوث اعظم کے حکم کے
 مطابق گیارہ قدم چلے . درین یقین کرے کہ اس عدد کو
 خاص خصوصیت و بار قادیریہ سے حضور غوث اعظم
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے حاصل ہے ، اور یہ خیال
 نہ کرے بعد میں قادیری سلسلہ والوں نے گیارہویں شریف
 کی مناسبت سے ایسا کیا ہے ، لیکن مجھے خود گیارہ
 قدموں کا راز معلوم نہ تھا حتیٰ کہ ایک دن شاہجہاں آباد

یہ ہندوستان کا مرکزی مقام (ضلع) ہے جو دہلی کے نام سے
 معروف ہے اور یہ واقعہ ۱۳۰۲ھ کا ہے جب میں وہاں
 سیدی سلطان الشاہ نظام الدین قدس سرف کی
 حاضری کے ارادہ سے گیا ۱۴ مرتبہ (ت)

عسے علی قاعدۃ دیار الہند المعروفہ بدھلی
 وكان ذلك سنة اثنتين بعد الالف وثلاثمائة
 من شہدات الہیہ بدھلی قاصد یہاں سیدی
 سلطان الشاہ نظام الحق والدین قدس اللہ
 تعالیٰ سرورہ المکین ۱۴ مرتبہ (ت)

میں رات کے وقت صلوٰۃ الاسرار پڑھی اور میں پوری
توجہ قلبی سے مصروف تھا اور میرا اللہ راز کی طرف ذرا
بھی التفات نہ تھا کہ میرے دل پر ایک عظیم راز دار
بھلی چلی۔ خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ کب اور کس طرح
یہ چمک آئی جبکہ وہ میرے دل میں سرایت کر چکی تھی میں
نے نماز سے فارغ ہو کر غور و تأمل کیا تو وہ میری مراد اور
خواہش میری تمنّا کے مطابق تھی وہ قلبی اتفاق یہ تھا کہ
گیارہ کے عدد میں ایک دہائی اور ایک کا عدد ہے
اور ۱۱ بچہ کے حساب سے، دس کا حرف "ی" اور

فَات لَيْلَةٍ صَلَوَاتُ الْأَسْرَارِ وَأَنَا مُقْبِلٌ عَلَيْهَا
بِشَرِّ أَنْظُرَ قَلْبِي مَا كَانَتْ مَعِيَ التَّفَاتَةُ إِلَى ذَلِكَ
أَفْ لَمَعَتْ بِأَسْرَقَةٍ سَرَّ جَلِيلٌ، فِي خَاطِرِي
كَلِيلٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ مَعْنَى جَاءَتْ وَكَيْفَ
جَاءَتْ مَا شَهَرَتْ بِهَا الْأَوْهَى حَلِيلَةَ بِيَانِي
فَتَأَمَّلْتُهَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا
هِيَ كَمَا أَوْدَاشْتُهُ، وَهِيَ أَنْفِ أَحَدِ
عَشْرٍ عَقْدًا وَوَحْدَةً، وَهِيَ بِالْحُرُوفِ
يَاءٌ وَالْهَمْزُ وَالْمَجْمُوعُ يَا أَمَنُ

یعنی مکمل طور پر ۱۲ منہ (ت)

حسب رتق عدد و احکام حروف و الائنہ جو تو وہاں ترکیب
ضروری ہے اور ترکیب حسب ضرورت ہوگی اگر ترکیب
شنائی کافی ہو شلائی کی ضرورت نہیں اور شلائی کافی ہو تو
رباعی کی ضرورت نہیں جیسا کہ ایک حرف والے کئے
شنائی ترکیب کی ضرورت نہیں ہے پھر اکائیوں اور
دہائیوں میں تنویم ہوگی، اور اسی طرح تنویم پر
ہزار تک لیکن خالص دہائیوں اور خاص سو کے لئے
ترکیب کی ضرورت نہیں (کیونکہ ان کے لئے، یا ایک
حرف سے شفا ترکیب شنائی تمام اکائیوں کی آپس
میں ہو سکتی ہے مثلاً طَبَّ، حَتَّ، شَرَّ، ذِکْرہ میں
جو کہ پہلا عدد ہے جس میں ترکیب شنائی کی ضرورت ہے
اگرچہ کوئی دو حرف ملائے جا سکتے ہیں مگر ان حروف
میں سے یہاں بعض کو لین اور بعض کو نہ لین بے مقصد ہے
(باقی صفحہ آئندہ)

علم ای بحمیم اجزائہ ۱۲ (م)

مکملہ اعلیٰ مالایوجد له حرف واحد
فالمعیر فیہ الی الترتیب ویجب القصص علی
اخذ ما یمکن فلا یختار الثلاثی ما امكن
الثانی ولا الرباعی ما ساء الثلاثی کما لا یختار
الثانی ما وجد حرف واحد ثم الحاجة الی
الترتیب اما تقع فیما بین عقد وعقد الی
مائة وفی العقود غیر الثمات المحصنة ایضاً
من مائة الی الف ثم تدور الی ما لا نہایة
له وذلك لان العقود والتمات لکل منهم
حروف معلومة فالترتیب الثانی مثلاً وان
تصور بحمیم آحاد الی آحاد کمثل طَبَّ و حَجَّ و نَزَّ
وهو فی احد عشر و هو اول ما یحتاج الی ذلك لکن
احتیار بعض مہادون بعض ترجیح بلا مرجح

قدمت العقد و اکی انت

ایک لاکھ انت سے اور اگر وہائی کو مقدم کریں تو دونوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

والترکیب الطبعی ان یلحق العقد فیوضه
حرفه ثم حروف ما تنضم علیه من الاتحاد و
هكذا یقدم الالف ثم الثانیات ثم العشرات ثم
الاتحاد ویکفی هذا الی الف وتسعة وتسعیه
فلفظها غلط فاذ ان اراد فیدور الامر فالله
یفهم وثلثة آداب جنة ومانعة الف قف والالف
الف غلط وهكذا الی ما لا نهیایة له
یعرف ذلك من یعلم ارقام الهیایة
والشجره ومن منافع هذا الوضوح
لأن من الالبس فی علب الصور
فان غلط المذکور مشقاة کتب
من دون فقط لتعینت الحروف
الوضوح الطبعی فالاول لا یمکن ان یکون
ع مهملة لانه لا یتقدم ظ ولا الشافی
ظ مهملة لانها لا یتقدم من ولا الثالث
من معجمة لانها لا تعقب ظ ولا الرابع
ظ معجمة لانها لا تعقب من و تمام
الکلام فی رسالتنا اطیب
الاکسیر ۱۲ منه (م)

اس نے طبعی ترکیب کو ملحوظ رکھ کر جو گادہ یہ کہ جو وہائی مقصد
جو پہلے اسے پھر اکائی پر مقصود ہو، اگر ہزار ہو تو پہلے
ہزار پھر سو اور پھر وہائی اور پھر اکائی کو ترتیب وار ذکر
کر کے ترتیب دی جائے گی یہ ترکیب ایک ہزار نو سو ننانوے
تک کام دے گی، اس کے لئے حروف میں غلط صط
سے مرکب ہوگا، اور اس پر ایک زائد ہو تو دو ہزار ہوگا
جس کے لئے حروف میں بخ، اور تین ہزار جف، لاکھ
کے لئے قف، اور دس لاکھ کے لئے غف، اسی طرح
حق چاہے آگے جائے، جس کو علم نجوم اور ہیأت کی
رقوں کی معرفت سے خوب جانتا ہے۔ اس ترکیب کا
ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان ہندسوں میں غلطی سے بچ
جاتا ہے کیونکہ مثلاً غلط صط میں اگر لفظ دج بھی لکھے جائیں
تو مذکورہ حروف اپنی طبعی ترتیب کے لحاظ سے کچھ
جاسکتے ہیں کیونکہ غ کو ع اور ظ کو ط نہیں پڑ سکتے
کیونکہ اس ترکیب میں غ سے ع مقدم ہوتا ہے اور
ع مقدم نہیں ہو سکتا ہے، اسی طرح من سے ظ
مقدم ہے ط مقدم نہیں ہو سکتا، اور آخری دو حروف
من، ط کو من، ظ نہیں پڑھا جا سکتا یہ کیونکہ من ظ
کے بعد نہیں ہو سکتا اور یہی ظ بھی من کے بعد نہیں
ہو سکتا ہے، یہ اس لئے کہ ایک ترکیب میں بڑے عددوں کو
پہلے اور چھوٹے والا بعد ہوتا ہے یہی ترکیب طبعی ہے اور
یہ پوری بحث چارے رسالہ اطیب الاکسیر میں ہے ۱۲

عکس، و یا اللہ! و ای للایجاب فكانت
فی ذلك اشارة الى معاملته مع حق الله تعالى
عنه مع السائلين والفقراء المستغثين
فانهم فی مقام الكثرة مع كثرتهم
فی انفسهم، و اذا اراد سؤال
حاجباتهم من العشرة العلية
توجهوا الى الوحدة وكان عليهم
افراغ القلوب من تشتت الخاطر
مع كونهم هنا على منهج
واحد، سواء منهم العاقل
والبہاد و عظیم الملك و عظیم
الزاد فقد انتقلوا بوجهين
من الكثرة الى الوحدة و

حرفوں کا مجموعہ یا ہے اور اگر الٹ کریں تو مجموعہ ای
ہے جبکہ یا "نہ اور طلب کے لئے ہے اور ای" قبول
منظوری کے لئے ہے تو اس طرح گیارہ کے عدد میں
حضور غوث اعظم کا سوال اور امداد طلب کرنے کو گروں سے
معاملہ سمجھ آتا ہے ذکر جس طرح "یا" میں "ی" دہائی اور
تکثرت اور اس کے بعد الف "وحدت ہے" یوں ہی
سائلین کثیر تعداد والے کثیر مطالبہ کرنے والے اپنے مطالبات
کو دوبارہ عاثر میں پیش کرتے ہوئے تکثرت سے وحدت کی
طرف متوجہ ہوں گے (کیونکہ آپ واحد ہیں) نیز یوں بھی
کہ سائلین اور حاجت مند کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود
غوث پاک کی طرف متوجہ ہونے میں یکساں ہیں خواہ وہ
شہری ہوں یا دیہاتی، شہنشاہ ہوں یا گدا، ترقی یافتہ
مختلف و کثیر نژاد کے ازالہ کا دھنگ ایک، لہذا اکثریت

علیہ وقوعہ ہنا علی قول انه كنعم مطلقا
ظاہر والا فالتقدير یا سیدی هل تقضى
حاجتی الجواب ای واللہ ۱۲ منہ (م)

یہاں اس کا استعمال "نعم" کی طرح ہے جیسا کہ
ایک قول ہے ورنہ اصل میں "اے میرے آقا! کیا
آپ میری حاجت روائی فرمائیں گے" جواب میں
ای واللہ ہے ۱۲ منہ (ت)

یہ جفری علم کی رقم کا طریقہ ہے جس میں الاتی کو دہائی پر
مقدم کرتے ہیں مثلاً ہزار سو کے بعد گیارہ کا ذکر
ان کی رستم میں ایقم ہے اور نجومی رقم میں
"تقیما" ہے ۱۲ (ت)

یہ اضافت لفظی ہے یعنی اس کا ملک عظیم ہے اور اگر
اضافت معنوی بنائی جائے تو عظیم معنی سلطان ہوگا
جیسے عظیم الروم ہے ۱۲ (ت)

علیہ و ذلك طريق الاسقام الجعفرية
يقدمون فيها الاتحاد ثم عشرات ثم
فالف ومائة واحد عشوياً وقاسمهم
أيقم و بالاسقام النجومية تقياً ۱۲ (م)
علیہ الاضافة لفظية ای عظیم مذکور
معنوية فالعظیم بمعنی السلطان کعظیم
الروم ای سلطانہ ۱۲ (م)

بکرم

هذا شأنه يا وحركة الياء
لاضطرابه في الطلب و تخصيص
الفتحة يبدل ما له من فتح و فيض
ببركة هذا النداء ، ثم هو مرفوع الله
تعالى عنه مستغرق في بحار الوحدة
مرفيع مقامه عن مجامع العشرة
فاذا نودي لكشف بلاء اورشف عطاء دعاء
الكره الى التنزل من غيب الوحدة
الى مشاهد العشرة و ذلك شأن
إي وانكسر يحكي التنزل و
سكون الياء لتسكين قلقهم فكان
المعنى انهم تحرروا من
مقام العشرة مضطربين وهو
يؤرخون متوجهين الى حضرة
الوحدة متعدين هنالك في
الرفقة والرهبة و مكان
مراسي الله تعالى عنه ساكنات
مقام الوحدة فتزل منه الى
نادى العشرة لتسكين قلوبهم و
اصلاح خطوبهم والمخاض ان اذا ذلك
يجيب و سائله لا يخيب ومن عجائب

کے بعد وحدت جیسے "ی" کے بعد الف ہے دو طرفہ
سے ثابت ہے۔ یہ "یا" کے لحاظ سے ہے پھر "ی" کی
حرکت، طالبین کے اضطراب، اور اس حرکت کا فتح ہونا
اس نڈ کی برکت سے فتح و فیض کی علامت ہے، اور
"ای" کے اعتبار سے یہ کہ حضور غوث اعظم بحر وحدت
میں مستغرق ہیں اور کثیر اجتماعات سے آپ کا مقام
بلند و بالا ہے، جب آپ کو مصائب مٹانے اور عطیات
نچھار کر کے لئے پکارا جاتا ہے تو آپ کو کرم و سخا
مجموع کرتا ہے کہ آپ وحدت غیب سے تنزل فرما کر
کثرت مشاہد پر توجہ فرمائیں (یہ وحدت سے کثرت کی
طرف رجوع ہے جیسا کہ "ای" میں آئے) اور پھر
"ی" ہے، اور "ای" کا کسرہ (ذیر) تنزل کی حکایت
ہے اور "ی" کا سکون طالبین کا پریشانی سے سکون ہے۔
معنی یہ ہوا کہ حاجت مند لوگ اضطراب کی حالت میں متفرق
طور پر مقام کثرت سے مقام وحدت کی طرف متوجہ
ہو رہے ہیں اور سب کے سب امید و خوف میں یکساں
ہیں اور آپ یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام
وحدت پر ساکن ہیں، پھر آپ نڈا کرنے والے کثیر لوگوں
کی طرف تنزل فرما کر ان کے دلوں کو تسکین دیتے ہیں
اور ان کی پرانہ حالت کی اصلاح فرماتے ہیں غرضیکہ
جب آپ کو نڈا دی جانے تو آپ جواب دیتے ہیں اور

کیونکہ اس میں دہائی سے اکائی کا انتقال
ہے ۱۲ (ت)
کیونکہ واحد کثیر پر مقدم ہے ۱۲ (ت)

علی قانہ ینتقل فیہا من العقد الى
الواحد ۱۲ (م)
علیہ فان الواحد مقدّم فیہ علی الکثیر ۱۲ (م)

حسبہ اللہ سبحنہ و تعالیٰ ان اول الحروف
فلا حروف فوقہا لوی اخر الحرف
فلا حروف تحتہا فمن ترقی من ی فلا مظهر
لہ و راء | ومن تنزل من | فلا منزل
لہ تحت ی فذلک انت سیدنا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخذ فی الطریفین بغایۃ
الغایات فتقطع مطایا الکاملین دون
سیرۃ فی اللہ فلذا کانت قد مہ
علی جمیع الرقاب و لذلک
قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا نس لہم
مشایخ ، والجن لہم مشایخ ، و انملشکۃ
لہم مشایخ ، و اناشیخ الکمل یعنی و بن مشایخ
الکمل کما بین السماء والارض لا تفسر فی باحد ولا
تقیسوا علی احد و کذا اما استکمل الکملون
سیرۃ من اللہ و لذلک کانت
علیہ ای یجمع اولہم و آخرہم ۱۲ (م)

علیہ ولا حاجۃ الی ابد و استثناء الانبیاء
والرسلین علیہم الصلوۃ والسلام فانہ
مركز فی اذهان المسالین و کذا العجمیۃ
والتابعون لہم باحسان لہا عرف فی
محلہ وبالجملة فسیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
افضل الاولیاء الا من قائم الدلیل علی
استثنائہ ۱۲ (م)

سائل کو محروم نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات
میں سے ہے کہ الف پہلے حرف ہے اور ی آخری
حرف ہے جس کے بعد کوئی حرف نہیں ہے، اگر کوئی ی
سے آگے بڑھنا چاہے تو آگے الف ہی پائے گا، اور اگر
کوئی الف سے آگے بڑھے گا تو ی سے آگے کوئی منزل
نہ پائے گا تو گیارہ کے حرف یعنی یا سے پتا چلا کہ آپ
دونوں طرف انتہائی مقاصد پر رسائی رکھتے ہیں اور تمام
کاملین حضرات سیر فی اللہ میں غوث اعظم کی سیر فی اللہ سے
بہت پیچھے ہیں اسی لئے آپ کا قدم گردنوں پر ہے اور
اسی لئے آپ نے فرمایا کہ انسان اور جن اور ملائکہ کے
اپنے اپنے مشائخ ہیں جبکہ میں ان سب کا شیخ ہوں
اور میرے اوپر تمام مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کا
فرق ہے مجھے کسی دوسرے پر اور کسی دوسرے کو مجھ پر
قیاس نہ کر د اور ایسے ہی کوئی کامل شخص آپ کی سیر فی اللہ
کو اللہ تعالیٰ سے کامل طور پر حاصل نہ کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ
یعنی ان کے اول اور آخر سب کو جمع کریں گے ۱۲ (ت)
یہاں انبیاء و رسلین کے استثنائے کا اظہار ضروری
نہیں کیونکہ یہ بات تمام مسلمانوں کے ذہنوں میں مرکز
ہے یوں ہی صحابہ و تابعین کا استثناء بھی معلوم ہے
حاصل یہ کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء
سے افضل ہیں مگر اکس میں سے وہ لوگ
مستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں دلیل موجود
ہے ۱۲ (ت)

علیہ ہذا کذلک ۱۲ منہ (م) یہ بھی اسی طرح ۱۲ منہ (ت)

علیہ ہذا کذلک ۱۳ منہ (م) یہ بھی اسی طرح ۱۳ منہ (ت)

هدایتہ اتم و اوفر، و طریقہ انفع و
ایسر، و کراماتہ اکثر و اظہر، حتی لم
ینقل عشرها ولا معشارها عن احد من
الاولیاء فیما فعلو ذلك فضل الله یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم، و آخر
دعوات الحمد لله رب العلمین،
والصلوة والسلام علی خاتم النبیین، محمد
والہ وصحبہ اجمعین، وابنہ هذا الفرد
المکین، والقوت البین، وعلینا بہم
یا ارحم الراحمین، و اوفی الخاتمہ شائقین
من صفر الخیر یوم جمع المسالین، سنۃ الف و
ثلثمائة وخمس، من ہجرة من اتی بالصلوات
الخمس، و ردت لامرۃ من المغرب الشمس، علی
اللہ علیہ و علی آلہ اجمعین، والحمد لله رب العلمین۔

آپ کی رہنمائی اتم اور اکل ہے اور آپ کا طریقہ آسان
و واضح ہے اور آپ کی کرامات کثیر اور غالب ہیں حتی کہ کسی
ولی کی کرامات آپ کی کرامات کی نسبت عشر عشر بھی
منقول نہیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا
ہے ہمارا آخری اعلان ہے کہ سب قمر بنی اللہ رب العلمین
کے لئے ہیں اور صلوة و سلام خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ
و سلم اور آپ کی آل و صحابہ پر اور آپ کے اس حاکم بیٹے
اور واضح ثوث پر اور ان کے ساتھ ہم پر یا ارحم الراحمین
اس سال کا اختتام ہے، صفر ہر روز جمعہ ۱۳۰۵ھ کو ہوا
سن ہجری ۱۴۰۵ ذات کی ہجرت جس کو پانچ نمازیں عطا
کی گئیں اور جن کے حکم پر مغرب سے سورج واپس پلٹا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحابہ اجمعین، الحمد لله
رب العلمین۔ (ت)